© rasailojaraid.com

انور مسعود

عالمی دہشت گردوں کے نام

(افغانستان، فلسطین اور احمد آباد (بھارت) کے پس منظر میں)

آج تمہاری خونخواری پر حیرت ہے حیوانوں کو
تم تو کل تہذیب سکھانے نکلے تھے انسانوں کو

کیسا شوق چرایا تم کو شہروں کی بربادی کا
جگہ جگہ آباد کیا ہے تم نے قبرستانوں کو

تم نے تو سچائی کو مترادف سمجھا لاٹھی کا
عین ترازو جان لیا ہے تم نے تیر کمانوں کو

ہنستے بستے قریے تم نے شعلوں میں کفنائے ہیں
ریت میں دفن کیا ہے تم نے کتنے نخلستانوں کو

تم وہ ہیرو جن کے ستم پر ہیروشیما رویا ہے
شیوۂ خوں آشام تمہارا شرمائے شیطانوں کو

زنداں زنداں بھیڑ لگائی بے تقصیر اسیروں کی
مقتل میں تبدیل کیا ہے تم نے پھر زندانوں کو

کتنے ہی معصوم سروں سے تم نے چھاؤں چھینی ہے
کتنا دکھ پہنچایا تم نے ننھی ننھی جانوں کو

اتنے بھی سفاک منافق دنیا نے کب دیکھے تھے
کتوں کا منہ چومنے والے قتل کریں انسانوں کو

ظلم و ستم کی خونی شب کا منظر بجھنے والا ہے
اک عنوان فراہم ہوگا عبرت کے افسانوں کو

ان کے سروں پر آن کھڑی ہے کڑی گھڑی غرقابی کی
سیلِ زماں اب لے ہی چلا فرعونوں کو ہامانوں کو

باطل کا بے ہنگم غوغا کوئی دم کا مہماں ہے
کوئی شور دبا نہیں سکتا مستِ الست اذانوں کو

ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری علیہ الرحمۃ

(غیر مطبوعہ)

نذرِ وطن

ہم زندہ و پائندہ و تابندہ رہیں گے
ہر مطلعِ گیتی پہ درخشندہ رہیں گے

ہے خاکِ وطن رفعتِ افلاک سے برتر
ہے اس کی زمیں گلشنِ بے خار کا منظر

اپنا تو سدا مہر و محبت پہ یقیں ہے
”جو غیر کے آگے کے نہ جھکے، اپنی جبیں ہے“

ہم اب بھی زرہ پوش ہیں، شمشیر بکف ہیں
”موتی ہیں جو آسودۂ آغوشِ صدف ہیں“

ہم سے جو کوئی جرأتِ پیکار کرے گا
”وہ جادۂ رسوائی کو ہموار کرے گا“

© rasailojaraid.com